ذوالحجہ کے شمارہ میں حضرت ابوسعید خدریؓ کی حدیث کے تحت "جابر جعفی" کے متعلق جو آپ نے تحریر فرمایا فدوی کی اس سے تسلی نہیں ہوئی۔ امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو قدما ء تلامذہ میں شمار کرنا محل نظر ہے۔ مولانا امیر علی مرحوم سے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا قول بہرحال مقدم ہے۔ فرماتے ہیں۔ "فان احتج محتج بان شعبة والثوری رویا عنہ قلنا لیس من هیئة ترك الروایة عن الضعفاء" تہذیب ص۵۰

امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے اگرچہ جعفی کی توثیق منقول ہے مگر ابن ابی حاتم فرماتے ہیں۔

حدثنا صالح بن احمد ابن حنبل ثنا علی یعنی ابن المدینی قال سمعت یحیی بن سعید یقول سالت سفیان عن حدیث حماد عن ابراهیم فی الرجل یتزوج المجوسیة فجعل لا یحدثنی به مطلنی به ایاما ثم قال انما حدثنی ابن جابر یعنی الجعفی عن حماد ما ترجو به منه قال ابو محمد (ابن ابی حاتم) کانه لم یرض جابر الجعفی" مقدمہ الجرح والتعدیل۔ کئی دنوں تک ٹالتے رہنے میں گھپلا ضرور ہے۔ اسی طرح مولانا امیر علی کا "انا اعرف صدقه من کذبه" نقل کرتے ہوئے کہنا "وصلت الینا فی السنن متواترا" یہ سراسر مرحوم کا وہم ہے۔ ترمذی کے مطبوعہ نسخوں میں کہیں یہ عبارت موجود نہیں۔ اس وہم کا اعادہ ان سے التہذیب صفحہ ۱۹ کالم نمبر ۱ میں بھی ہوا ہے یہ قول دراصل "الکلبی" کے متعلق ہے۔ جیسا کہ کتاب العلل مع شرح شفاء الغلل مع التحفة ص۳۸۹ جلد۴ کی طرف مراجعت سے معلوم ہوتا ہے۔ میں حتماً عرض کرتا ہوں کہ ترمذی میں محولہ عبارت، کہیں نہیں نہ تراجم کی کسی کتاب میں اس کا ذکر ہے۔ اگر آپ اس کی نشاندہی فرما دیں تو شکر گزار ہوں گا۔

اسی طرح محمد بن قرظہ کے متعلق ابن حبان کی توثیق معتبر نہیں۔ مجہول کو ثقہ کہنے میں ان کا تساہل معروف ہے اور آپ اس سے واقف ہیں۔ حافظ ابن حجر نے تہذیب میں یہ توثیق نقل کرتے ہوئے بھی تقریب ص۳۶۶ میں اسے مجہول کہا ہے حالانکہ عموماً وہ ابن حبان کی توثیق پر مقبول کا لفظ بولتے ہیں۔ جیسا کہ مولانا امیر علی نے التہذیب ص۲۳ کالم ا میں صراحت کی ہے۔

الغرض ابن قرظہ مجہول ہے۔ یہ مختصر گزارشات پیش خدمت ہیں۔ عجلت میں عریضہ ارسال کر رہا ہوں امید ہے اس سلسلہ میں تشفی فرمائیں گے اور دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

الجواب

امام ثوری اور جابر جعفی۔ ہو سکتا ہے کہ جابر جعفی کی نہ ہو محمد بن السائب کلبی کی بات ہو، لیکن مولانا امیر علی

نے جو الفاظ نقل کیے ہیں وہ اگر روایت بالمعنی نہیں ہیں، تو وہ ان سے مختلف ہیں، کلبی کے بارے میں یہ الفاظ ہیں۔

قال لنا الثوری: اتقوا الکلبی فقیل له انک تروی عنه قال انا اعرف صدقه من کذبه (کتاب العلل للترمذی ص۲)

صاحب التعقیب نے جعفی کے بارے میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ان سفیان منع الناس عن الجعفی فقال انک تجمع الیه و تروی فقال انا اعرف صدقه من کذبه (التعقیب ص۲۶)

چونکہ صاحب التعقیب نقل کے درجہ میں مستند ہیں، اس لیے جیسے یہ ممکن ہے کہ وہم ہو ویسے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض نسخوں میں یہ بھی ہو، امام ثوری کو جابر جعفی سے جو خصوصی دلچسپی ہے، اس کے پس منظر میں دیکھا جائے تو جو بات مولانا امیر علی نے نقل کی ہے، ان ہونی بات نہیں رہتی، اس کے علاوہ اصولِ حدیث کا یہ ایک روشن باب ہے کہ:

بعض کمزور راویوں کی روایت بعض اوقات اس لیے محفوظ تصور کر لی جاتی ہے کہ ان سے فلاں مستند راوی نے روایت کی ہوتی ہے۔ جیسا کہ خود امام ثوری کے مندرجہ بالا قول سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ خاص کر امام ثوری اور امام شعبہ کے بارے میں تو یہ بات اور ہی مشہور ہے۔

حافظ ابن حجر کا قول واقعی مولانا امیر علی سے مقدم ہونا چاہیے لیکن یہاں وہ اس کے منافی نہیں ہے، کیونکہ بات ضعفاء سے ترک روایت کی نہیں ہے، "تثبت فی الروایۃ" کی ہے، بینہما بون کثیر۔

امام ثوری سے جیسے جعفی کی توثیق مروی ہے، تضعیف بھی مروی ہے، اور ہم بھی اسی کو ترجیح دیتے ہیں، لیکن اس کے باوجود ہمیں یقین ہے کہ اس سے امام ثوری کی خصوصی دلچسپی اس لیے نہیں ہو سکتی کہ خاموشی سے بلکہ للکار کر اس کے کذبات کی اشاعت کرتے رہیں۔

ان احتمالات کے باوجود آپ نے مولانا امیر علی کے جس وہم کی طرف توجہ دلائی ہے، اسے بالکلیہ نظر انداز کرنا بھی مشکل ہے، کیونکہ کوئی واقعہ قیاس اور اجتہاد سے ثابت نہیں ہوتا، تاریخی طور پر اس کا ثبوت ہی اصل ہے۔

ابن قرظہ اور ابن حبان کا تساہل۔ ابن حبان کا جو تساہل معروف ہے وہ محل نظر ہے۔ ان کے تساہل کی اصلیت صرف اتنی ہے کہ وہ حسن کو صحیح کہہ دیتے ہیں، نہ یہ کہ مجہول کو معروف اور کمزور کو ثقہ بنا دیتے ہیں:

قال السیوطی:-

ویقاربہ ای صحیح الحاکم صحیح ابی حاتم بن حبان قیل ما ذکر من تساهل ابن حبان لیس بصحیح فان غایتہ انہ یسمی الحسن صحیحا (الرفع والتکمیل لعبد الحی ص۲۱)

قال السخاوی فی فتح المغیث :-

مع ان شیخنا ای الحافظ ابن حجر قد نازع فی نسبتہ الی التساهل الامن هذه الحیثیۃ ای ادراج الحسن فی الصحیح (ایضا)

باقی رہا مجہول کو ثقہ کہنا؟ سو یہ مطلقاً نہیں ہے بلکہ اس کے لیے ان کی کچھ شروط ہیں۔

وان کانت باعتبار طفۃ شروطہ فانہ یخرج فی الصحیح ما کان راویہ ثقۃ غیر مدلس سمع ممن فوقہ وسمع منہ الاخذ منہ ولا یکون هناك ارسال ولا انقطاع واذا لم یکن فی الراوی المجهول الحال جرح ولا تعدیل وکان کل من شیخہ والراوی عنہ ثقۃ ولم یات بحدیث منکر فهو ثقۃ عندہ وفی کتاب الثقات لہ کثیر ممن هذا حالہ ربما اعترض علیہ فی جعلهم ثقات من لم یعرف اصطلاحہ ولا اعتراض علیہ (الرفع والتکمیل ص۲۱)

اس سے کم ازکم یہ تو اندازہ ہو جاتا ہے کہ: ابن حبان کے نزدیک ابن قرظہ کی کوئی روایت محض اس کی وجہ سے "منکر" ثابت نہیں ہوئی۔

ناچیز نے جس مقصد کے لیے اسے پیش کیا ہے، اس کا انحصار صرف اس روایت پر نہیں ہے بلکہ دوسرے شواہد بھی سامنے ہیں، جیسا کہ مرقوم ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس سے بھی آپ کو اختلاف ہو جیسا کہ ہمارے اکثر افاضل اور بزرگوں کو ہے۔

مناظر قیامت - قرآن کی زبان میں

تالیف: سید قطب شہید - ترجمہ: محمد نصر اللہ خاں خازن - پیش لفظ: ڈاکٹر سید عبداللہ

یہ کتاب قرآن کے بیان کردہ قیامت اور جنت و دوزخ کے ایک سو پچاس مناظر پر مشتمل عالمِ آخرت کی حقیقی تصویر پیش کرتی ہے جس میں انسان کے ساتھ پیش آنے والے حالات و واقعات اور اس پر طاری ہونے والی کیفیات کی ایک واقعاتی فلم آنکھوں کے سامنے آتی چلی جاتی ہے۔

تین سو پچاس سے زائد عنوانات پر مشتمل مباحث فہمِ قرآن اور تعمیرِ سیرت و اخلاق کا بہترین ذریعہ ہیں۔

کتابت، طباعت آفسٹ، سفید کاغذ، ٹائیٹل چار رنگا - قیمت: ۲۰/- روپے اور محصول ڈاک علاوہ

مکتبہ ایشیا ۱۰ - آر بی - شاہ عالم مارکیٹ - لاہور